عرش گرنے لگا فرش ہلنے لگا دو جہاں غم کے سانچے میں ڈھلنے لگے

عرش گرنے لگا فرش ہلنے لگا دو جہاں غم کے سانچے میں ڈھلنے لگے
گرم ریتی پہ جس وقت سبط نبی گر کے گھوڑے سے کروٹ بدلنے لگے

یاد آنے لگا شہ کو دوش نبی ماں کی آغوش زانوئے پاک علی
دل الجھنے لگا زخم پھٹنے لگے خون بہنے لگا اشک ڈُھلنے لگے

بھکی بھکی ہوا سہمی سہمی فضا تھرتھراتی زمیں کانپتا آسماں
شاہ اٹھنے لگے تیغ کھینچے لگی قبلہ رخ جب ہوئے تیر چلنے لگے

کند خنجر لئے شمر آگے بڑھا شہ نے سجدہ کیا بس غضب ہوگیا
کلمہ ء لاالہ پڑھتے پڑھتے شہا ذبح ہونے لگے خون اگلنے لگے

دیکھتے رہ گئے مصطفی مرتضی فاطمہ اور حسن انبیا اوصیا
اور اِدھر اشقیا لاش پاک شہا بے خطر مرکبوں سے کچلنے لگے

آئی مقتل سے یہ فاطمہ کی صدا ہائے بیٹا میرا ذبح پیاسا ہوا
جب یہ نالہ سنا اہل بیت شہا خیمگاہوں سے باہر نکلنے لگے

اس طرف غم ہی غم اور ادھر عید تھی بیکسی بے بسی قابل دید تھی
فوج دھسنے لگی لوٹ مچنے لگی دم الجھنے لگے خیمے جلنے لگے

ایک محشر بپا بزم میں ہوگیا درد کا ماجرا جس نے بھی یہ سنا
دل تو دل ہے اسد درد کی ہے یہ حد سوزشِ غم سے پتھر پگھلنے لگے